بہن کا میراث میں اپنا حصہ معاف کرنا

سوال: بخدمت جناب علماء اکرام و مفتیان عظام قرآن و حدیث کی روشنی میں درج ذیل ایک مسئلہ کی وضاحت مطلوب ہے:۔

میرے والد صاحب کی وفات 19-05-2009 (تقریباً 16 سال قبل) کو ہوئی ان کی وفات بعد بھائیو نے ان کا ترکہ ہنوز تقسیم نہیں کیا اور نہ ہی بہنوں کو انکا حصہ دیا ہے، البتہ بہنیں یہ کہتی ہیں کہ ہم نے اپنا حصہ بھائیوں کو معاف کر دیا ہے:

1. کیا بہنیں حصہ لیے بغیر اپنے حصے کی مالک بنے بغیر، بھائیوں کو اپنا حصہ معاف کر سکتی ہیں۔؟
2. والد کی وفات کے بعد بھائیوں کا ترکہ تقسیم نہ کرنا یہ عمل قران و حدیث کی روشنی میں کیسا ہے۔؟
3. والد کی وفات کے بعد تمام بھائیوں اور بہنوں کے حصوں کی تقسیم کے لیے کوشش کرنا قرآن و حدیث کی روشنی میں کیسا ہے۔؟

(**سائل:** آصف علی انجم، محلہ درس، ٹیپو روڈ، مورگاہ، راولپنڈی۔ مورخہ 25-03-2025)

جواب

الحمد لله رب العالمين, والصلاه والسلام على رسوله الكريم اما بعد:

اصولی طور پر یہ جاننا ضروری ہے کہ حقِ وراثت تمام ورثاء میں شریعت کے مطابق تقسیم کرنا ضروری ہے، بغیر کسی شرعی عذر کے تقسیم میں تاخیر کرنا باعثِ گناہ ہے۔ اسی طرح کوئی وارث اپنا حق تب ہی معاف کر سکتا ہے جب وراثت شرعی طریقے سے تقسیم ہو جائے، اور ہر حق دار اپنے حصہ پر قبضہ کر لے۔ اپنے حصے کا مالک ہوئے بغیر حق وراثت معاف نہیں ہو سکتا ہے۔

صورت مسئولہ میں آپ کے سوالات کے جواب بالترتیب حسب ذیل ہے۔

ا۔ چونکہ آپ کے والد کی وفات کے بعد وراثت تقسیم نہیں ہوئی، وہ بدستور بھائیوں کے ہاتھ میں ہے۔ اب تک بہنوں کو اپنے حصے کا قبضہ ہی نہیں ملا، اس لیے ان کا یہ کہنا کہ ہم نے معاف کر دیا ہے، اس سے ان کا حق میراث ساقط نہیں ہو گا۔ ہاں، اگر ورثاء زمین یا پراپرٹی تقسیم کر لیں اور ہر وارث کا حصہ الگ کر کے اس کے حوالے کر دیا جائے، تو اس صورت میں بہنیں اپنا حصہ بھائیوں کو گفٹ کرنا چاہیں، تو اس میں اس شرعی طور پر کوئی حرج نہیں۔ یاد رہے کہ میت کی وفات کے بعد خود کار طریقے سے میراث میں شریک بہن کا حقِ وراثت ثابت ہو جاتا ہے، بھائیوں کا اس کو اپنے پاس رکھنا ناجائز قبضہ ہے۔

۲۔ جہاں تک والد کی وفات کے بعد بھائیوں کا ترکہ تقسیم نہ کرنا ہے، تو یہ عمل قرآن وسنت کی رو سے درست نہیں، بغیر کسی مجبوری کے میراث کی تقسیم میں تاخیر کرنا یا اس میں رکاوٹ ڈالنا شرعاً جائز نہیں، کیونکہ یہ حق دار کو اس کے حق سے فائدہ اٹھانے سے محروم کرنا ہے، جو کہ حق دار کو نقصان دینے کے مترادف ہے۔ حدیث میں اس پر سخت وعید آئی ہے۔

۳، میراث کی تقسیم کی کوشش کرنا درحقیقت شرعی طور پر ورثاء کو ان کا حق دلوانا ہے، جو ایک نیک اور مستحسن عمل ہے۔

مشکاۃ المصابیح میں ہے: **عن سعيد بن زيد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من أخذ شبراً من الأرض ظلماً؛ فإنه يطوقه يوم القيامة من سبع أرضين.**(مشکاۃ المصابیح، 254/1، باب الغصب والعاریۃ، ط: قدیمی)

تکملۃ رد المحتار علی الدر المختار میں ہے: **الإرث جبري لَايَسْقط بالإسقاط.**(ج:7/ص:505/کتاب الدعوی، ط: سعید)

کتبہ: **محمد عثمان یونس**

رفیق دارالافتاء مرکزتعلیم وتحقیق

مفتی وصی الرحمٰن

رفیق دارالافتاء مرکزتعلیم وتحقیق اسلام آباد

مولانا ڈاکٹر حبیب الرحمٰن

رئیس دارالافتاء مرکزتعلیم وتحقیق اسلام آباد